

---

**URDU AS A SECOND LANGUAGE**

**0539/02**

Paper 2 Listening Comprehension

**May/June 2017**

TRANSCRIPT

**Approx. 45 minutes**

---

This document consists of 7 printed pages and 1 blank page.

University of Cambridge International Examinations, International General Certificate of Secondary Education, June 2017 examination in Urdu as a Second Language.

Paper 2, Listening Comprehension.

Turn over now.

Pause 00'05"

Exercise 1

F: معنی نمبر 1:

سوال 1 سے 6 تک کے لیے آپ چھ مختلف حصے سنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 1 سے 6 تک کے لیے آپ چھ مختلف حصے سنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔  
آپ ہر حصے کو دو بار سنیں گے۔

Pause 00'05"

Signal

Pause 00'03"

F: سوال نمبر 1

F: نجم آپ سکول کیسے جاتے ہیں؟

M: میں سکول کبھی بس پر اور کبھی گاڑی کے ذریعے جاتا ہوں۔ البتہ وہاں ہی پر گھر  
پیدل جاتا ہوں۔ سحرش آپ سکول کیسے جاتی ہیں؟

F: میں تو پیدل ہی آتی جاتی ہوں، اس لیے کہ پیدل چلنا صحت کے لیے بہت اچھا  
ہے۔

M: تو کیوں ناہم اگلے پیدل گھر جایا کریں۔

F: ضرور کیوں نہیں تو پھر ملتے ہیں آج پھٹی کے وقت۔

Pause 00'10"

F: سوال نمبر 2

F: عمران آپ اپنے فارغ وقت میں کیا کرتے ہیں؟

M: میں کرکٹ کھیلتا ہوں اور مجھے شہسقی دیکھنے کا بھی بہت شوق ہے۔

F: مجھے بھی کرکٹ میں بہت دلچسپی ہے لیکن صرف دیکھنے کی حد تک۔ ہاں البتہ اپنے سکول میں ٹیٹ ہال ہاتھ لگی سے کھیلتی ہوں۔

M: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کھیل صحت مند رہنے کے لیے واقعی بہت ضروری ہے۔

Pause 00'10"

F: سوال نمبر 3

:M

اب آپ موسم کا حال سنئے  
 ٹھکر موسمیات کے مطابق کل لاہور میں درجہ حرارت 13.3 گری سٹی گریڈز ہے گا اور دھوپ نکلے گی۔  
 کل کراچی میں دن کے وقت موسم خوشگوار رہے گا گر شام کو ٹھنکی ہوگی۔  
 کل مٹان میں سارا دن پائل چھائے رہیں گے اور رات کو بارش کا امکان بھی ہے۔

Pause 00'10"

F: سوال نمبر 4

F: منظر بھائی اگلی جمعرات کو میری سالگرہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم سب مل کر نور جہاں ریستورنٹ جائیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟  
 M: ارے وہ سنبل یہ تو بڑا اچھا خیال ہے۔ وہاں کے کھانے تو واقعی بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ تمام کھانے ایسی گھی میں بنائے جاتے ہیں اور وہاں کا ماحول بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔  
 F: اچھا تو پھر چلیں سالگرہ کے سوٹ کی خریداری کے لیے۔  
 M: ہاں کیوں نہیں۔ چلو ابھی چلتے ہیں۔

Pause 00'10"

F: سوال نمبر 5

:M

بچوں اور والدین کے لیے خصوصی پیشکش! ہم عید کے موقع پر اپنی نئی فلم "ہنگل کی دنیا" کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپ بھی آئیے اور ہماری نئی پیشکش کا لطف اٹھائیے۔ پہلے دن نکت نصف قیمت پر حاصل کریں۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے خاندان، عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ مل کر "انٹرا" سینما میں تشریف لائیں۔

F: سوال نمبر 6

Pause 00'10"

:M اسلام علیکم!

F: دو علیکم السلام۔

:M میں اسٹینڈ انڈیٹ کے دفتر سے طرز بول رہا ہوں۔ آپ کو کس قسم کا گھر چاہیے؟

F: میں ایسا گھر خریدنا چاہتی ہوں، جس میں چار سونے کے کمرے ہوں، ایک بڑا بیچ اور گاڑی کھڑی کرنے کے لیے گیراج بھی ضرور ہو۔

:M آپ کس علاقے میں گھر خریدنا چاہتی ہیں؟

F: جی مجھے اقبال کالونی میں گھر چاہیے کیونکہ ستمبر سے ہمارے بچے "جانا کیلڈی" میں بڑے جاتے جائیں گے، جو اس علاقے میں واقع

ہے۔

:M جی بہت بہتر، ہم آپ کے لیے آپ کی ضرورت کے مطابق گھر تلاش کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

F: بہت شکریہ۔

Pause 00'10"

Repeat from 1 to 6

Pause 00'10"

:F

مشق نمبر ایک ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 نہیں گے۔ اب آپ ہر پے میں دینے گئے مشق نمبر دو کے سوالات پڑھیے۔

Pause 00'30"

## Exercise 2

F: مشق نمبر 2: سوال نمبر 7:

نیدر کی اہمیت پر ایک تقریر میں اور مجھے دی گئی تفصیل مکمل کریں۔

آپ یہ تقریر دو بار نہیں گے۔

Pause 00'05"

Signal

Pause 00'03"

F: معزز سامعین!

نیند ایک فطری عمل ہے اور سونے سے کسے بیدار نہیں۔ اس سے تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور جسم کو آرام ملتا ہے۔ انسانی اصناف ہزاروں سالوں سے کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق انسان کو ہر روز 7 سے 8 گھنٹے ضرور سونا چاہیے۔ جس طرح اچھی غذا اور پانی ہماری صحت کے لیے ضروری ہیں اسی طرح نیند بھی تندرست رہنے کے لیے نہایت لازمی ہے۔

ہر شخص کو پوری طرح نیند سہا نہیں آتی اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ کچھ لوگ اپنا شوق پورا کرنے کے لیے رات دیر تک جاگتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ تو خواہ مخواہ اپنی نیند ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کچھ لوگوں کے لیے جسمانی تھکاوٹ کی کمی بھی بے خوابی کا سبب بنتی ہے۔ کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جن کو ذہنی الجھنیں اور پریشانیوں سے نیند نہیں دہتی۔ برطانیہ میں ایک سروے کے مطابق تقریباً 25 فی صد لوگ اتوار کی رات مناسب طور پر سو نہیں سکتے۔ کیونکہ انہیں یہ فکر رہتی ہے کہ صبح گاڑی چلاتے ہوئے نہ جانے کتنی دیر ٹریفک میں رکتا پڑے۔ ان ٹھکر مند لوگوں میں سے 56 فی صد لوگ ایسے ہیں جو اتوار کی شب 4 گھنٹے سے بھی کم وقت کے لیے سوتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ برطانوی ہفتہ سے پیر کے دن کو ناپسند کرتے ہیں۔

نیند کی کمی انسانی صحت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں انسان مایوسی اور پریشانی کا شکار ہو سکتا ہے۔ کم خوابی سے انسان کے چہرے پر سن اور ناخوشگوار موڑ میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی قوت قبیلہ اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ یہ بات تو درست ہے کہ ہمیں اپنا شوق پورا کرنے پر وقت صرف کرنا چاہیے لیکن ہمتی کے ساتھ۔ اگر ممکن ہو تو اپنے اعصاب کو مناسب حد تک تھکانے کے لیے محنت طلب کام اور ورزش باقاعدگی سے کرنے کی بات اٹھائیں۔ مختصر یہ کہ مناسب نیند صحت مند جسم اور ذہن دونوں کے لیے ہی مفید ہے۔

Pause 00'30"

F: اب آپ یہ تقریر دو بار دہرائیں۔

Pause 00'03"

Repeat Exercise 2

Pause 00'30"

F: مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ اب آپ پر پے میں دیئے گئے مشق نمبر تین کے سوالات پڑھیے۔

Pause 00'30"

Exercise 3

F: مشق نمبر 3: سوال نمبر 8 تا 13

آپ ایک رپورٹ سن رہے جس میں شادی کی تقریب کا حال بیان کیا جا رہا ہے۔ آپ یہ رپورٹ دو بار سنیں گے۔

مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھ کر متن کی روشنی میں بریکٹ میں دیے گئے غلط الفاظ کی جگہ درست الفاظ لکھیں۔

Pause 00'05"

Signal

Pause 00'03"

: F

حال ہی میں مجھے اپنی ایک عزیز کی بیٹی کی شادی میں شرکت کرنے کا موقع ملا۔ اس شادی کی تقریبات دو ماہ تک جاری رہیں۔ شادی سے ایک ماہ قبل ہی ڈھولکی، گیت اور سنگیت کی محفلوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر مایوں، مہندی، برات اور ویسے کی پارٹیوں کا شور گونج اٹھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف قسم کی سرگرمیاں ان محفلوں کی رونق بڑھاتی رہیں۔ مگر کچھ فضول رسموں پر بھی دل کھول کر پیسہ بہایا گیا، بھلا یہ کہاں کی عقلندی ظہری۔ ماحول کی گہما گہمی اور سچاوت سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہم کسی شادی میں نہیں بلکہ کسی ثقافتی میلے میں تشریف فرما ہیں۔ شادی سے فارغ ہونے کے فوراً بعد ہی سنے شادہ شدہ جوڑے نے اپنی مومن کے لیے خریداری اور تیاری شروع کر دی۔ اپنی مومن بھی ماوراء راز کے تین ملکوں میں جا کر منایا گیا۔ شاید آپ یہ سن کر حیران ہوں کہ اب یہ رسم بھی ہماری شادیوں کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ اپنی مومن سے واپس تشریف لائے تو دو ہفتوں اور عزیزوں کے ہاں دعوتوں کا الگ سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر شادی کی فلم دکھانے کے لئے اجتماع ہونے لگے۔ یہ حقیقت ہے کہ شادی کے پُر مسرت موقع پر چند اخراجات کرنے تو بہت ضروری ہوتے ہیں مگر غیر ضروری رسومات پر بے جا اخراجات نہ کیے جائیں تو بہتر ہے۔ عموماً سارے اخراجات کی ذمہ داری والدین پر ہوتی ہے۔ ساری محنت اور دودھ سوپ بھی انہیں ہی کرنا پڑتی ہے۔ ان کی ساری عمر کی جمع پونجی ان فضول رسموں کی نذر ہو سکتی ہے۔ صاحب حیثیت لوگ تو پریشان نہیں ہوتے مگر متوسط طبقے کے لوگ تو اکثر متروض ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ابھی تو ہمارا معاشرہ چیز کی لعنت سے چمٹکارا حاصل نہیں کر سکا تھا کہ اب شادی کے بے جا اخراجات ہماری کمر توڑ رہے ہیں۔ شادی کی اصل خوشی آپس میں پیار و محبت بانٹنے اور رشتوں کی قدر و پہچان میں پوشیدہ ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی شادی ساواگی سے کریں، فضول خرچی اور قرض سے بچیں تاکہ وہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

Pause 00'30"

: F اب آپ رپورٹ کو دوبارہ سنیے۔

Pause 00'03"

Repeat Exercise 3

Pause 00'30"

: F مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ آپ تموزی در میں مشق نمبر 4 سنیے گے۔ اب آپ پڑھے میں دیئے گئے مشق نمبر چار کے سوالات پڑھیے۔

Pause 00'30"

**Exercise 4**

: F مشق نمبر 4: سوال نمبر 14 تا 20

آپ دیکھنے کی سواری کے بارے میں معلومات سن رہے ہیں۔  
آپ اس متن کو دوبارہ سنیے گے۔  
متن کو سن کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

Pause 00'05"

Signal

Pause 00'03"

:M

ایک طویل عرصے سے رکشہ ذرائع آمد و رفت کا نہایت ہی سادہ اور سستا ذریعہ رہا ہے۔ جاپان میں مقیم ایک یورپی مشتری کو اپنی چلنے پھرنے سے معذور بیوی کی مجبوری کو دیکھ کر رکشے کی ایجاد کا خیال آیا۔ شروع شروع میں اس رکشے کو آدمی پیدل کھینچتا تھا۔ سروی اور گرمی کی شدت میں یہ نہایت محنت طلب کام تھا۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لیے رکشے کو پیدل کی بجائے سائیکل کی مدد سے کھینچا جانے لگا، مگر یہ بھی اتنا آسان کام نہ تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اسے عالمی عمل قرار دیتے ہوئے ان دونوں قسم کے رکشوں کے استعمال کی ممانعت کی درخواست کی۔ ہندوستانی حکومت نے بھی تقریباً چالیس سال سے ان کے لیے انسٹنس دینا بند کر دیے ہیں۔ پھر بھی رکشے کا استعمال جنوبی ایشیا کے ممالک میں مقبول ہونے لگا اور اسے مزید بہتر بنانے کی کوششیں جاری رہیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد اس میں موٹر لگا دی گئی تو موٹر رکشے نے مزید مقبولیت حاصل کی ویسے بھی اب اس میں کم جسمانی مشقت درکار تھی۔

موٹر رکشہ تو آج بھی مختلف ممالک میں زیر استعمال ہے۔ کم حجم کی بدولت اندرون شہر کی تنگ و تنگ گلیوں میں بھی پہنچ جاتا ہے۔ یہ لکسی کے مقابلے میں سستا بھی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسے تک تک بھی کہا جاتا ہے۔ رکشے کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگا یا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں بجلی سے چلنے والے رکشے مارکیٹ میں آجائیں گے۔ جیڑت کی بات یہ ہے کہ ان کی رفتار 50 کلومیٹر فی گھنٹہ سے بھی زیادہ ہوگی۔ مگر رفتار کی طرح قیمت بھی بڑھ جائے گی جس کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا استعمال عام ہونے میں شاید کچھ وقت لگ جائے۔

گزشتہ چند سالوں سے لندن شہر کے مرکزی حصہ میں سائیکل رکشہ نما سواری کا استعمال بھی شروع ہو چکا ہے۔ لیکن یہ استعمال ضرورت کے تحت ہر گز نہیں بلکہ لوگ ایسا شوقیہ طور پر کرتے ہیں۔ اس لئے لندن شہر میں یہ ایک منفرد سواری ہے بالکل اسی طرح جیسے ساحل سمندر پر سیر کرنے کے لئے آپ کو گھوڑا گاڑی یا گدھا کرانے پر مل جاتا ہے۔

Pause 00'30"

F: اب آپ ان معلومات کو دوبارہ سنیے۔

Pause 00'03"

Repeat from Exercise 4

Pause 01'00"

مشق نمبر 4 ختم ہوئی اور اس کے ساتھ ریکارڈنگ بھی ختم ہوئی۔

F This is the end of the examination.

**BLANK PAGE**

---

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at [www.cie.org.uk](http://www.cie.org.uk) after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.